



سوال

اگر والدین نکاح نہ کروا رہے ہوں، روزہ رکھنے سے بھی شہوت پر قابو نہ ہو، انسان کے سر پر جنسی خواہش سوار ہو، تو کیا زنا سے بچنے کے لیے مشمت زنی کر سکتے ہیں؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

مشمت زنی کرنا قرآن و سنت کی نصوص کی رو سے حرام ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ يُمَسِّكُوكُمْ فِئْتَمًا مَلِكًا مَلَكُوتًا أُولَٰئِكَ لَئِيْلٌ عَلَيْهِمْ سَبِيلٌ (5) إِلَّا عَلَىٰ أُولَٰئِكَ مَا جُنْمٌ أُولَٰئِكَ لَئِيْلٌ عَلَيْهِمْ سَبِيلٌ (6) فَمِنْ ابْنَتِي وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ يُمَسِّكُونَ (المومنون: 5-7)

اور وہی جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ مگر اپنی بیویوں، یا ان (عورتوں) پر جن کے مالک ان کے دائیں ہاتھ بنے ہیں تو بلاشبہ وہ ملامت کیے ہوئے نہیں ہیں۔ پھر جو اس کے سوا تلاش کرے تو وہی لوگ حد سے بڑھنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں جنسی خواہش کی تکمیل کے لیے بیوی اور لونڈی کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کے علاوہ کسی بھی طریقے سے شہوت پوری کرنے والے حد سے بڑھنے والے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مشمت زنی کرنا حد و الہی سے تجاوز ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نوجوان رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رہا کرتے تھے، ہمارے پاس کچھ نہیں ہوتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا:

يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ وَأَخْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالْضَوْمِ فَإِنَّهُ لَهْوَ الْجَانِّ (صحیح البخاری، النکاح: 5066)

نوجوانو! جو کوئی تم میں سے نکاح کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کر لے کیونکہ نکاح کا عمل آنکھ کو بہت زیادہ نیچے رکھنے والا اور شرمگاہ کی خوب حفاظت کرنے والا ہے۔ اور جو کوئی اس کی طاقت نہیں رکھتا، اسے روزے رکھنے چاہئیں کیونکہ یہ اس کے لیے شہوت توڑنے والے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں شادی کی استطاعت نہ ہونے کی صورت میں روزے رکھنے کا حکم دیا ہے، اگر مشمت زنی جائز ہوتی تو آپ رہنمائی فرما دیتے۔

بیٹے کے بالغ ہونے کے بعد (اگر وہ معذور نہ ہو اور کمانے کے قابل ہو تو) اس کا کسی بھی قسم کا خرچہ شرعاً والدین کے ذمہ نہیں رہتا، چنانچہ بیٹے کے بالغ ہونے کے بعد اس کی مناسب جگہ پر شادی کی فکر و کوشش کرنا تو والدین کی ذمہ داری بنتی ہے، لیکن شادی کا خرچہ اور بیوی کا نفقہ والدین کے ذمہ نہیں ہے، اس کا انتظام لڑکے کو خود کرنا ہوگا، اور اگر شادی کی فضول و غیر ضروری رسموں اور فضول خرچی سے بچا جائے تو شادی کا خرچہ اتنا زیادہ اور مشکل نہیں ہے جتنا آج کل سمجھا گیا ہے، اس لیے اگر والدین کی استطاعت ہو تو ان کو احسان کرتے ہوئے یہ خرچہ اٹھانا چاہیے، یہ ان کے لیے باعث اجر و ثواب ہوگا، لیکن اگر والدین کسی وجہ سے بیٹے کی شادی کا خرچہ نہ اٹھا سکیں تو بیٹے کے گناہ میں مبتلا ہونے کا وبال ان پر نہیں ہوگا، یثا خود کوشش کر کے حلال مال کمانے کی کوشش کرے بہا کہ شادی کا خرچہ اور بیوی کا نفقہ اٹھا سکے، اور جب تک اس کا انتظام نہ ہو سکے تو گناہ سے بچنے کے لیے کثرت سے روزے رکھے۔



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس سے شہوت قابو میں رہتی ہے تو یہ حتمی اور یقینی ہے، اس لیے جو شخص بھی روزوں کا اہتمام کرے گا اس کی شہوت قابو میں رہے گی۔ جب تک آپ کے پاس شادی کے اخراجات کا انتظام نہیں ہوتا روزے رکھیں، خود کو بری صحبت اور موبائل کے فتنوں سے بچائیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ آپ کی شہوت ان شاء اللہ قابو میں رہے گی۔

واللہ اعلم بالصواب